# نقد و تبصرہ

نام کتاب : معروضات
نام مصنف : جناب سید ارتضٰی حسین
قیمت : ۵۵ روپیہ
سال طباعت : ۱۹۸۲ء
صفحات : ۱۹۶
ملنے کا پتہ : شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی، لاہور، حیدرآباد

" معروضات " کے مصنف جناب ارتضٰی حسین کا تعلق اصلاً میرٹھ کی مردم خیز سر زمین سے ہے جس نے بے شمار نمایاں ادیب شاعر اور دانشمند حضرات پیدا کئے ہیں ۔ ان کا اپنا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے نہایت شہرت اور عظمت کا حامل رہا ہے۔ ہمارے ممتاز شاعر، ادیب و نقاد پروفیسر مجتبٰی حسین جیسے مایۂ ناز افراد کا تعلق اسی خاندان سے ہے۔

ارتضٰی حسین کی کتاب " معروضات " ہمارے ادبی سرمائے میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ یہ کتاب ان کی ان تقاریر اور مضامین کا مجموعہ ہے جو گذشتہ چالیس سال کے عرصہ کے دوران ان کی فکر کا نتیجہ رہے ہیں ۔ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے

حصه میں ان کی وہ تین تقریریں هیں جو انهوں نے بعض مذهبی موضوعات پر مختلف اوقات میں کی هیں ۔ یه حصه دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ تازگی کا حامل ہے ، کیونکه یه ان کے تازہ ترین افکار کی نشاندهی کرتا ہے ، جن کا اظهار انهوں نے پاکستان سے باهر پاکستان کی نمائندگی کے فرائض کی انجام دهی کے دوران کیا ہے۔

دوسرا حصه ادب و ثقافت سے متعلق دس مضامین پر مشتمل ہے جس میں فاضل مصنف نے اصول تنقید ، غالب کی طنزیات ، اقبال کا فلسفه اور شاعری ، فیض ، مجاز اور جذبی تین هم عصر شعرا ، سلام مچهلی شهری ، ایک بهولا بسرا ناول » شوکت آرا بیگم « اور امیرخسرو کا هماری تاریخ ثقافت میں مقام اور ان کا رنگ تغزل پر اظهار خیال کیا ہے' نیز یوم اقبال پر چند تعارفی کلمات بهی اسی حصه میں دیئے هیں ۔

تیسرے حصه میں ان کی ایک واحد غزل » خوشا به فصل بهاراں « ہے جو انهوں نے ۱۹۷۴ء میں لکهی تهی ۔

جهاں تک » معروضات « کے پهلے حصه کا تعلق ہے هم اس پر کچھ مزید تبصرہ کریں گے ۔ اس میں انهوں نے حدیث پاک رسول اکرم صلی اللہ علیه وسلم کے بعض پهلوؤں پر نهایت دلچسپ اور فکر انگیز طریقه سے اظهار خیال کیا ہے ۔ یه حصه ان کی تین تقاریر پر مشتمل ہے جو انهوں نے میلاد مسعود سرور کائنات صلی اللہ علیه وسلم کے مبارک موقع پر پاکستان سے باهر پاکستان کی سفارت کے فرائض انجام دینے کے دوران کی تهیں ۔

پهلی تقریر میں انهوں نے احادیث پاک کی روشنی میں نفسیات انسانی کے چند پهلو بیان کئے هیں ۔ اس تقریر میں انهوں نے ان

احادیث پر مختصر بحث کی ہے جو علم ، عدالت اور صبروتحمل اور عبادت الٰہی سے متعلق ھیں اور ان میں بعض نفسیاتی نکات بیان فرمائے ھیں جو نہایت دلچسپ اور فکر انگیز ھیں ۔ یہ تقریر انہوں نے رنگون میں جنوری ۱۹۸۰ء میں کی تھی ۔

دوسری تقریر میں انہوں نے علم و حصول علم سے متعلق احادیث پاک میں جو ھدایات آئی ھیں ان کو اپنا موضوع بحث قرار دیا ہے۔یہ تقریر انہوں نےاپنی پہلی تقریر کےصحیح ایک سال بعدرنگون ھی میں ۱۹۸۱ء میں کی تھی اور اس میں ان احادیث پر بحث کی ہے جو " طلب علم " اور " طالب علم " کے فضائل میں وارد ھوئی ھیں ۔ اس میں ان نکات پر خاص طور سے تاکید کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں حصول علم کے ساتھ عمل کی غیر معمولی اھمیت بیان کی گئی ہے کیونکہ " جب تک علم عمل میں منتقل نہیں ھوتا ایسا معاشرہ قائم نہیں ھو سکتا جس کی بنیاد درست ھو اور جس معاشرہ کی بنیاد درست نہ ھو وہ پرامن ، متوازن ، صالح ، صحت مند اور پاکیزہ معاشرہ نہیں ھو سکتا اور ایسے ھی معاشرہ کا قیام انسانی کوششوں کا مقصود ھوتا ہے اور ایسا ھی معاشرہ انسان کیلئے اس کے اصلی مقصد حیات تک پہنچنے کی راہ کھول سکتا ہے ۔"

تیسری تقریر بھی انہوں نے رنگون ھی میں اسی سال جنوری ۱۹۸۱ء میں کی تھی ۔ اس میں انہوں نے " جہاد " پر احادیث پاک کی روشنی میں مختصر بحث کی ہے ۔ اس موقع پر انہوں نے اسلام میں جہاد کی اھمیت کی وضاحت کی ہے اور جہاد سے متعلق غیر مسلموں میں بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی ہے ۔ نیز "جہاد " کی اقسام بیان کرکے جہاد اصغر اور جہاد اکبر کا فرق

بیان کیا ہے اور اسکی تاکید کی ہے کہ جہاد کا مقصد اعلاء کلمة اللہ اور کسب مرضئی الہ اور دنیا سے ظلم کا نام و نشان مٹانا ہے کیونکہ «اللہ کے نزدیک بہترین جہاد ظالم کے سامنے سچی بات کہنا ہے» اور «بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے پر ظلم کے درپے نہ ہو»

مختصر یہ کہ ان تقریروں کی آج کے دور میں جب ہمارے ملک میں اسلامی نظام کی تشکیل کی کوششیں جاری ہیں نہایت اہمیت ہے۔ ہم اس کتاب کی اشاعت پر فاضل مصنف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور خداوند کریم کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو مزید توفیقات عطا فرمائے۔

( علی رضا نقوی )